

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی قیمت سالیانہ مع محصول ؎

نمبر ۳۴ جلد ۳ لودیانہ ۲۶ - اگست ۱۸۷۵ء قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ہیتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہیتھ انکے قایم مقام ہو کر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنہیں لنڈن سے کچھہ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں -

صاحبان ہل اور ہیتھ نے مدت سے اشیاء کی خرید فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہی اور بہترین عمدہ و نادر اشیاء کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب خرید کر بحفاظت تمام بند کر کے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت رہتی ہی پادری صاحبان سے کچھہ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہی کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُس کی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کر دیں -

صاحبان ہل اور ہیتھ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکاٹ اور دیلور اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں -

جو صاحب کچھہ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کر سکتے ہیں -

---

کہو کس نے بنائے زمین و آسمان | خدا نے بنایا ہی سارا جہان
کیوں سب کچھہ بنایا اور رکھا بحال | اسواسطے کہ ظاہر ہو اُس کا جلال
صرف ایک ہی خدا ہی تو مجھے بتا | صرف ایک ہی ہی سچا اور زندہ خدا
کہہ واحد خدا کی تثلیث ہی سو کیا | باپ بیٹا روح القدس ہیں ایک واحد خدا
خدا کبھی آدمی کے دیکھنے میں آتا | نہیں کہ وہ روح ہی وہ دیکھا نہ جاتا

بقیہ - صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار کے اپنے خیالات

وزیر علی اور پنڈت جب دونوں رخصت ہو گئے تو بختیار نے بچھونا بچھایا اور حقہ بھروا چارپائی پر لیٹ آہستہ آہستہ پینا شروع کیا گو رات بہت چلی گئی تھی مگر اُن باتوں کے سوچ وبچار میں جو ابھی سُن چکا تھا نیند بالکل نہ آئی دل میں ایک ہی دفعہ ایسے ایسے خیالات اُٹھنے لگے کہ کیا وجہ ہی کہ انگریزوں کی نسبت صرف ہندوستانیوں کے دلوں میں عجب عجب وسوسے پیدا ہو رہے ہیں حالانکہ ہمارے پنجاب میں ایسے خیالات کی بو باس بھی نہیں پائی جاتی - میں اتنے روز مشن سکول میں پڑہتا رہا اور مشنریوں اور اُن لوگوں سے جو نئے عیسائی ہوئے ہیں برابر گفتگو کرتا رہا بازاروں میں اُن کی منادی بھی سُنی اور ایسے ایسے مباحثوں میں جو اُن کے اور اور مذاہب والے

لوگوں کے درمیان برملا ہوا کرتے ہیں برابر موجود رہتا تھا مگر ایسی کلام کبھی اشارتاً یا کنایتاً بھی اُن کے منھہ سے نہ سُنی جس سے ثابت ہو کہ وہ لوگ اپنے مذاہب کی اشاعت بالجبر چاہتے ہیں۔ نہیں بلکہ ہر وقت اُن کو اسی امر کا قایل پایا کہ مذہب وہی چاہئے جس پر دل سے اعتقاد ہو اور نہ کہ وہ جو کسی دنیوی ضرورت سے مجبورانہ طور پر اختیار کیا جاوے انسان غیر مذہب کا تمغائے اپنے جسم پر بڑی آسانی سے لگا سکتا ہی مگر جب دل میں کچھ اثر نہیں تو وہی تمغائے گویا کفر کا نشان ہی۔ ہندوؤں کی تقلید کرنے سے جو کوئی چاہے صاف ہندو بن سکتا ہی صرف نیچی دھوتی باندھ کر گلے میں کنٹھی ڈال لے اور ماتھے پر تلک لگا کر ایک ہاتھ میں پیتل کی لٹیا اور دوسرے میں سمرن لے رام رام جپتا جائے خاصہ ہندو ہی اور اگر سر مونڈا مونچھیں کتروا ٹخنوں سے اونچا پاجامہ پہن لے ایک ہاتھ میں وضو کا کوزہ دوسرے میں تسبیح سلیمانی پکڑ کر منھہ ہلانا شروع کردے وہی بھاری مشایخ ہی ایسا ہی بناوٹی عیسائی بھی بن سکتا ہی مگر صورت اُس کی ضرور وہی ہوگی جب بعض کرسٹان چھاونیوں میں اکثر صاحب لوگوں کے بنگلوں پر بھیکھ مانگتے نظر آیا کرتے ہیں سر پر کسی گورے کی ٹوٹی پھوٹی ٹوپی نیچے گلی سڑی پتلون گلے میں پھٹا پرانا کوٹ اور گردن میں ایک میلا کچیلا تھیلا حمایل وار لٹکا ہوا۔ نہ کوئی انگریز اُن کو اپنے احاطہ میں گھسنے دیتا ہی اور نہ دکان دار اپنی دکان میں بیٹھنے کو کہتا ہی پس جب یہہ عزت ہی تو خواہ مخواہ عیسائی بننے پر کون للچائے گا اور طرفہ یہہ ہی کہ جو صاحب خود عیسوی مذہب کے مجتہد کہلاتے ہیں وہ بھی تو ایسوں کی عزت نہیں کرتے بلکہ اُن کے نام سے بیزار ہیں پس کیونکر کہا جاوے کہ انگریز لوگ ہمارے لوگوں کو اس طرح کے عیسائی بنانے میں خوش ہیں اور پھر نہیں معلوم کہ ہندوستانی لوگ دلوں میں ان کی نسبت ایسے ایسے لغو خیالات کیوں رکھتے ہیں بہرحال یہہ امر دو عیبوں سے خالی نہیں یا تو یہہ منشا ہی کہ ان پر ایسے جھوٹھ موٹھ کے الزام لگا کر اپنے لوگوں کو یک لخت بیزار کردیں اور چونکہ ہمارے لوگ عیسوی مذہب کے خواص سے چنداں آگاہ نہیں اور نہ انگریزوں سے کسی طرح کا میل جول رکھتے ہیں پس ممکن ہی کہ ناواقفی کے عالم میں باہمی سخت مخالفت برپا ہو جاوے۔ اور یا یہہ لوگ خود انگریزوں سے بگاڑ کی نیت رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کل باشندگان ہندوستان اس معاملہ میں ہمارے شریک ہو جاویں اسواسطے غریب غربا اہل حرفہ اور لشکری سپاہیوں کو جو انگریزی عملداری میں نہایت چین سے گذران کرتے اور سکھ کی نیند سوتے ہیں ایسی ایسی لغو باتیں سنا کر ناحق کے شبہ میں ڈالتے جاتے ہیں کہ مذہبی معاملہ میں انگریزوں کی نیت بالکل بگڑی ہوئی ہی وہ اپنی مضبوطی کے لئے شاہان سلف کی طرح بہت چاہتے ہیں کہ سب لوگ ہمارا ہی مذہب اختیار کرلیں اور کوئی فرد بشر ہمارے مخالفت کا دم بھرنے والا نہ رہنے پاوے اور چونکہ مذہب ہر ایک کو جان سے عزیز ہی اور عام لوگ بے علمی کے سبب سوچنے سمجھنے کی لیاقت کچھ بھی نہیں رکھتے تو اغلب ہی کہ سب کے سب برسر فساد ہو جاویں۔ پر میں نے جہاں تک سنا سنایا اُن کی کتابوں میں پڑھا یا اُن کی صحبت میں رہ کر دیکھا بھالا کوئی ایسی بات نہیں پائی کہ قابل گرفت نہو بلکہ انصاف کی نظر سے دیکھا جاوے تو اُن کی نصیحات ہمارے عین فایدے کی ہیں ہمارے ملک کے بگڑے ہوئے لوگ اگر اُن کی پند و نصایح کو اپنا دستور العمل بنائیں تو کیا ممکن کہ سنور کر انسان نہ بنیں میں خود اپنے ماں باپ چچے تائے وغیرہ کنبہ کا دل کبھی نہ دکھاتا اگر اس مذہب کی نصیحات کا پورا پورا اثر پہلے ہی سے میرے دل میں بیٹھ جاتا۔ ہماری علمی اور عقلی معلومات بیشک آج کل ترقی پر ہیں مگر یہہ سب کچھ انہیں کا طفیل سمجھنا چاہئے اگر ہمارے علماؤں کے بحث مباحثے اِن لوگوں کے ساتھ نہ ہونے پاتے تو یہہ مذہبی باریک خیالات اور نادر دقیقے جو اب عام پھیلے جاتے ہیں کبھی ہم تک نہ پہنچتے غرض جہاں تک دیکھو اِن لوگوں سے ہم کو فایدہ ہی فایدہ ہی اور نقصان اگر ہی تو وہ ہماری سمجھ کا نقصان ہی اب اس پردیس کے عالم میں ان پردیسیوں یعنے وزیر علی اور پنڈت کی باتوں سے مجھ کو صاف معلوم ہوتا ہی کہ آج کل ہندوستان میں مذہبی بنا پر ایک فساد ضرور برپا ہونے والا ہی اور فساد بھی بڑا بھاری مگر معلوم نہیں انجام اُس کا کیا ہوگا خدا اپنے غریب بندوں پر فضل کرے۔

غرض اسی سوچ میں اُس کی آنکھ لگ گئی اور تڑکے جب اُٹھا تو جس طرح رات کا دیکھا ہوا خواب کبھی کبھی یاد آ پڑتا ہی پھر وہی خیالات ہوبہو اُس کے دل میں اُبھرنے شروع ہوئے اور اپنے ملک کی افسوسناک حالت کا نقشہ عین آنکھوں کے سامنے کھنچ گیا دل ہی دل میں کہتا ہی کہ اگر خدا نخواستہ انگریزوں کے برخلاف امیر امراؤں کا مفسدہ سپاہیوں کا غدر یا عام لوگوں کا بلوہ ہو بھی گیا تو کیا جانئے ہندوستان کس تباہی میں پڑے گا

نظر ثانی

کتاب مسمی بہ مسیح ابن اللہ

ہم اس سے کب انکار کرتے ہیں کہ بذاتہ یہہ مسئلہ مشکل ہی اور مشکل بھی کیسا جس سے بڑھکر مشکل ہونا غیر ممکن اس میں کچھ شک نہیں کہ یہی ایک مسئلہ ہی جس پر انسان کی ابدی زندگی یا اُس کی ہلاکت منحصر ہی - وے لوگ جو آسمانی روشنی رکھتے ہیں عام اس سے کہ وہ عالم اور فاضل ہوں یا ناخواندہ اور اَن پڑھ محض اس کتاب کی ذرا پروا نہیں رکھتے ہیں - کیونکہ اُن کو اپنے منجی پر جو ایمان ہی وہ برجستہ دلیلوں والی کتابوں یا فصیح او بلیغ خادمان دین کی وعظوں سے حاصل نہیں ہوا - بلکہ نرے عین الیقین اور حق الیقین سے حاصل ہوا ہی جس سے کوئی دلیل اور برہان گو کیسی ہی کیوں نہو کچھ قدر نہیں رکھتی - البتہ وے لوگ جو اس زندگی کی راہ پر سے کنارہ پر ہیں اور جو برہم دھرم کے لکچروں اور اُنکے منطقی مباحثوں سے شش و پنج میں ہیں اس دل چسپ تالیف سے علم الیقین حاصل کر سکتے ہیں - واقع میں علم الیقین بھی عین الیقین اور حق الیقین کا پہلا درجہ ہی -

ایرانیوں اور ہندوستانیوں اور ترکیوں کے محسن مغفور مرحوم ڈاکٹر پادری فانڈر صاحب کی عدیم النظیر کتاب مفتاح الاسرار کے پر تاثیر مضمون ہم کو بھول نہیں گئے اور نہ ابد الاباد تک کبھی بھولینگے - اس کتاب نے جو کام ہندوستان میں کیا ہمارے وطن ہونے کے سبب ہم کو معلوم ہی گر ایران اور ترکستان کا حال کم معلوم ہی - اس سبب سے ہم نہیں کہہ سکتے کہ کسی اور اس قسم کی کتاب کی ضرورت تھی کیونکہ وہ بس تھی - مگر منجملہ کتاب جو آج کل ہماری نظر پڑی اور جس کو ہم نے بالاستیعاب دیکھا قند مکرر کا سا مزا دیا - خاص کر کے برہم دھرم والوں کے مہذبانہ حملوں اور اُن کے فلاسفروں کی نازک خیالیوں کے (جنکی نظر بحالات حال ضرورت تھی) جو اس نادر کتاب کے اندر دل پر کام کرنے والی بلکہ ازبس معقول اور سنجیدہ جواب دئے ہیں اہل ہند پر بیشمار احسان کئے ہیں - یہہ کتاب حال میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے لودیانہ مشن پریس میں تقریباً ایک سو سینتیس ۱۳۷ صفحوں پر اچھی خوش خط اور صاف و صحیح چھپی ہی اور صرف چار آنہ اصلی قیمت رکھی ہی - مصنف اس کے کلکتہ کے ایک پادری جے وآن صاحب نام ہیں جو ایک خدا پرست انسان ہی جنھوں نے اسکو انگریزی میں لکھا ہی - یہہ جو اُردو میں چھپی ہی ترجمہ ہی - مترجم نے اپنا نام نہیں لکھا حالانکہ ہمارے نزدیک مناسب تھا کہ اپنا نام لکھ دیتے اور اچھا ترجمہ ہی - یہہ عمدہ تصنیف ۸ باب پر منقسم ہی - مگر اس کا دیباچہ بہت ہی دل پذیر اور دل چسپ ہی یہاں تک کہ اس کی پیاری پیاری سچائیاں دل میں گڑتی جاتی ہیں - بلکہ انسان کو نفس اور شیطان اور دنیا کی غلامی سے آزاد کر کے آسمان کی ابدی بادشاہت کا وارث کرتی جاتی ہیں - دیباچہ اس نظر سے بھی دل پسند ہی کہ اُس میں کمال درجہ کے سنجیدہ ڈھنگ سے برہم دھرم کے لائق فائق بزرگ بابو کیشب چندر سین صاحب کے لکچروں کی تردید ہی جس میں اس نامی گرامی اور مشہور و معروف بابو صاحب نے کوشش کر کے چاہا ہی کہ (معاذ اللہ) ہمارے پیارے خداوند مسیح کی الوہیت باطل ٹھہرے - جن مختصر لفظوں کے اندر مصنف نے برہم دھرم والوں کی لا ردّ اور مضبوط دلیلوں کو رد کیا ہی وہ دیکھنے کے لائق اور داد کے قابل ہیں - اور جو کمال درجہ کی اثر بخش باتیں دیباچہ میں ہیں اُن سے بدرجہا زیادہ آٹھویں باب میں ہیں جس پر گویا کتاب کو ختم کیا ہی

عالی دماغ مصنف نے اس میں کمال کیا ہی کہ جن مرتد عیسائی فرقوں کی کم زور اور سُست دلیلوں کا صاحبان برہم دھرم حوالہ دیا کرتے ہیں اُن کو ذکر کر کے اس شد و مد سے دہجیاں اُڑائی ہیں کہ ذرا بھی شک باقی نہیں رہتا - حقیقت میں زمانہ حال کے نوجوان ہمیشہ عیسائیون کے مردود فرقوں کے اعتراضوں کو پیش کیا کرتے ہیں جو ہمارے خداوند مسیح کی الوہیت پر انھوں نے کئے ہیں - اور جنکو ہمارے علوم انگریزی سے بے خبر یا کم علم عیسائی سنکر سکوت اور حیرت کے عالم میں رہ جایا کرتے ہیں - بے شبہ مفتاح الاسرار کا مبرور مصنف اُردو زبان کے اندر اس مسئلہ کی تشریح میں پہلا مصنف ہی اور سوائے اس رسالہ کے جس کا نام زیب عنوان ہی جتنی تصنیفیں ہند میں ہوئیں سب مفتاح الاسرار کا اقتباس ہی - مگر وان صاحب کی طرز علیحدہ ہی جس کو محققانہ کہنا کچھ مبالغہ یا زیادہ کوئی نہیں - مفتاح الاسرار میں معارضانہ مباحثہ بہت ہی کم ہی اس میں یعنے کتاب مسیح ابن اللہ میں ضرورت کے لئے بہت کچھ ہی - ہم کو اس وقت مولوی سید صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ساگر اضلاع متوسط ہند اور پروفیسر رام چندر صاحب ڈایرکٹر پبلک انسٹرکشن راج پٹیالہ اور عبد اللہ آتھم صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انبالہ اور کپتان ایکمن صاحب کا

نام یاد آیا — جنھوں نے اپنی اپنی تصنیفات میں اس مرحلہ کو علیحدہ علیحدہ اور ڈاکٹر فانڈر کی طرح سے بھی جدا تالیفات کی ہیں — پادری وان صاحب کی یہہ تصنیف اُسی سلسلہ میں داخل ہونے کے قابل نظر آتی ہے

مجھے امید ہے کہ میرے پیارے دوست مولوی سید عبد العلی صاحب کپتی کمشنٹ باندہ اور منشی حسن علی صاحب سفیر کپتی کمشنٹ نصیر آباد و دیوان صاحب دیال صاحب نایب ناظر گجرات مجھ سے اس باب میں متفق ہوں گے — کیونکہ پادری وان صاحب نے اس تمام رسالہ بھر میں مقدس کتاب کے اقتباسوں کو مقدم رکھا ہے اور میں خود بھی انھیں اقتباسوں کو مقدم تر سمجھتا ہوں — کیونکہ یہہ مسئلہ ہی ایسا ہے کہ جہاں عقل کے پر جلتے ہیں اور جہاں سوائے سچے الہام کے کچھ چارہ نہیں — مگر مغفور فانڈر صاحب دیندار کسیس نے کچھ ایسی طرز دلربا اپنی تصنیف میں رکھی ہے کہ اس مسئلہ کو علاوہ الہام کے قدرت اور نیچر سے بھی ثابت کیا ہے — اور حقیقت میں یہہ بات بھی سچ ہے کہ الوہیت کا پیارا مسئلہ عقل سے برتر البتہ ہے مگر وہ خلاف عقل نہیں پس اس صورت میں جبکہ اس زمانے کے نوجوان عقلی باتوں کو بھی الہام کے ساتھ ملا کر گفتگو کرتے ہیں تو لابد ہے کہ اس مسئلہ میں ایک علیحدہ مباحثہ بھی لکھا جاتا یا ضمیمہ کے طور پر اب اُس میں شامل کیا جاوے

میرا مطلب یہہ نہیں کہ اس عمدہ تصنیف میں مصنف نے یہہ سہو کیا ہے کیونکہ ایسے عقلی ثبوت سے جیسا کہ ایک ہندوستانی پادری نے تثلیث کے ثابت کرنے کے واسطے مسلمانوں کی مسجد کے تین برجوں کا ذکر کیا ہے وغیرہ — اس قسم کے عقلی ثبوت سے بہتر ہے کہ وہ عقلاً ثبوت اگر عدم ثبوت رہے تو کچھ مضایقہ نہیں — حالانکہ یہہ مسئلہ عقلاً بھی ایسا صریح ہے کہ کوئی ادنی شعور والا آدمی بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا — غور کے لایق ہے کہ وہ جس کو ہم حاضر ناظر سمجھتے ہیں غیر فانی اور مقدس ہے — اور بالاتفاق یہہ دنیا فانی اور خاطی ہیں دیکھو اُس غیر فانی اور مقدس کو اس فانی اور خاطی سے علیحدگی نہیں — اور نہ اُس پر فنا اور خطا کا الزام صادق آتا ہے اور نہ اُس کی خدائی میں کچھ رخنہ پڑ سکتا ہے — اس سے قطع نظر انسان اپنی روح کے اندر ذرا غور کرے جو ایک غیر فانی جوہر ہے اور اُس کا بدن خود فانی — اور پھر اس غیر فانی کو اُس فانی کے ساتھ کیسی یکتائی ہے یہاں تک کہ بے روک ٹوک عقل تسلیم کر لیتی ہے — نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ اگر ایک فانی جسم کے ساتھ غیر فانی خدا رہے تو کیا کفر لازم آتا ہے — اسی طرح ہمارے مسیح کی الوہیت کا مسئلہ ہے جس کو عقل کے ساتھ کلی موافقت اور مطابقت ہے یہاں تک کہ اُس سے انکار کرنا عقل ہی کا کام نہیں

آخر میں ہم بہت خوشی سے کہتے ہیں کہ یہہ تصنیف کیا باعتبار تاثیر اور کیا باعتبار مطابقت الہام بہت نادر کتاب ہے — اور گو مفتاح الاسرار کے مذاق کے خوش ذوقوں کو کچھ اور ہی لطف حاصل ہوگا مگر ہر گلے را رنگ و بوئے دیگرست کا مسئلہ یاد رکھنا چاہئے — ہم پادری وان صاحب بزرگ مصنف کے دل سے شکرگذار ہیں جنھوں نے ہمارے ایمانوں کو اور مضبوط کیا — اور اس لایق بھی کیا کہ برہمو دھرم والوں سے ہم کھلا کھلی بات چیت کریں خاص کر کے زمانہ حال کے نوجوانوں کو تسلی بخشیں —

راقم ایک پنجابی پادری

مراسلات

بقیہ دعوی بشارات بہ نسبت محمد صاحب توریت و انجیل میں

کیونکہ کوارٹرلی ریویو ایک ایسی کتاب کا نام ہے جو انگلستان میں ہر سہ ماہہ میں مرتب ہوتی اور اُس میں ہر قسم کا مضمون علمی و دینی انتظام ملکی و دیگر امور کی بابت چھپا کرتا ہے اور نویسندہ ہر ایک قوم و مذہب کا ہوا کرتا ہے بلکہ اکثر لامذہب اور ہمیشہ مذہب عیسوی کے منکر اور مخالف ہی ہوا کرتے ہیں عجب نہیں کہ یہہ آرٹیکل جس کو اڈیٹر صاحب نے انتخاب کیا کسی ہندوستانی محمدی مذہب کی قلم سے پیدا ہوا ہو مثل اڈیٹر صاحب کے کیونکہ اس قسم کی ضرورت والے اپنا آرٹیکل اُس اخبار میں چھپوا لیا کرتے ہیں جبکہ اُس اخبار کی یہہ حالت ہو تو اُس کے مطبوعہ آرٹیکل کو نقل کر کے کہنا کہ یہہ کسی منصف عیسائی کا قول ہے سخت بیجا اور دور از کار اور وکلائے طرفدار کی مانند ہے

بعد ازیں اڈیٹر صاحب نے محمد صاحب اور موسی کے درمیان ۸ چیزوں میں مناسبت بتائی یعنے ایسی وارداتوں کا بیان کیا جنکا وجود در حالت زندگی دونوں میں فی الجملہ متحقق ہوا اس طرح کی مناسبات کا ثبوت دینا دو بڑے سردار مختلف قوموں کے درمیان مشکل نہیں اور اس سبب سے کہ اس قسم کی مناسبات دونوں میں پائی گئیں یہہ ثبوت کو نہیں پہنچا کہ وہ دونوں رسول اللہ ہوں حضرت موسی کی زندگی کے حال میں اور کرشن کی زندگی کے احوال میں بہت چیزوں میں مناسبت نکل سکتی ہے مگر اس مناسبت سے یہہ لازم نہیں آتا کہ کرشن ہندوؤں کا حضرت موسی کی مانند نبی ہے جس کا



ذکر استثنا کے ۱۸ باب میں مرقوم ہوا فکر و خیال
کرنے والا عیسائی موسیٰ اور خداوند یسوع مسیح
کے درمیان بہت امور میں مناسبات نکالتا ہے چنانچہ
میں جبکہ اوائل عمر میں کالج کے درمیان طالب
علمی کرتا تھا تو مجھے ایک روز بائبل کے امتحان میں
اسی سوال کا جواب لکھنا پڑا کہ خداوند یسوع مسیح کو
موسیٰ سے کس چیز میں مناسبت ہے میں نے اس
سوال کا جواب لکھا مگر مجھ کو یا میرے ممتحن کو ایسا
خیال دل میں کبھی نہیں گذرا کہ یہہ مناسبات اِس
بات کو ثابت کر رہی ہیں کہ ضرور خداوند یسوع مسیح
موسیٰ کی مانند نبی تھا اُس کی نبوت کی دلیل اول
پیش کرنی لازم ہے ازاں بعد بوجود مناسبات
موسیٰ کی اُس دلیل کو مدد دینا اور پختہ کرنا مناسب
ہے جیسا میں نے پیشتر بیان کیا کہ ہر ایک دو سردار
مختلف اقوام کے درمیان ہر ایک فکر دوڑانے والا
آدمی مناسبات نکال سکتا ہے

راقم مضمون طول طویل سے جس کی قدر و
مقدار سے وہی لوگ واقف ہیں جو کہ توریت کی
اصلی زبان سے آگہی رکھتے ہیں اپنی قوت علمی کا
اظہار کر رہے ہیں اُنہوں نے اپنی تقریر سے
یہہ ظاہر کیا کہ کلام تیرا تیرے درمیان سے کسی
خاص آدمی کے نسبت مستعمل نہیں ہوا بلکہ کل بنی
اسرائیل کو مخاطب کر کے تھا اس لئے جب لکھا
کہ تیرے بھائیوں میں سے تو یہی معلوم ہوا کہ وہ بھائی
کسی اور قوم سے مراد ہے نہ بنی اسرائیل سے یہہ
تقریر نہایت درجہ کی پوچ اور لایعنی ہے اِس کی حقیقت
یہہ ہے کہ احکام توریت مفرد پر مخاطب ہو کر اکثر دئے
گئے ہیں تاکہ ہر ایک فرد اُن میں کا اپنے آپ کو
شریک جانے اور سمجھے کہ یہہ مجھ پر فرض عین ہے
مثلاً خدا نے ساری قوم بنی اسرائیل کو کہا کہ میرے
حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہووے تو اپنے
لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت مت بنا میں
اتنی بات کو قبول اور منظور کرتا ہوں کہ لفظ تو یا
تیرے سے تمام قوم مراد ہے لیکن اِس کو منظور
نہیں کرتا بلکہ جھوٹھی اور اختراعی تفسیر سمجھتا ہوں
کہ لفظ تیرا بھائی یا تیرا پڑوسی اور کسی قوم کے
آدمی پر دلالت رکھتا ہو جو قوم یہود سے خارج
ہو اِس کی صدہا مثال کتب توراۃ میں موجود
ہیں جو چاہے دیکھ لے مثلاً استثنا کی کتاب
کا ۱۷ باب ۱۴ و ۱۵ جب تو اُس زمین میں
جو خداوند تیرا خدا دیتا ہے داخل ہو اور اُس پر
قابض ہووے اور اُس میں بود و باش کرے تو تو
اُس کو اپنا بادشاہ کیجیو جسے خداوند تیرا خدا پسند
فرماوے تو اپنے بھائیوں میں سے ایک کو اپنا
بادشاہ کیجیو اب یہاں کل قوم بنی اسرائیل مخاطب
ہو کر عین اُسی طرح جیسا کہ موسیٰ نے فرمایا خداوند
تیرا خدا تیرے درمیان سے تیرے بھائیوں سے
میرے مانند ایک نبی قایم کریگا حضرت موسیٰ
فرماتے ہیں جب تو اس زمین میں جو خداوند تیرا
خدا دیتا ہے داخل ہو اور اُس پر قابض ہو تو تو اپنے
بھائیوں میں سے ایک کو اپنا بادشاہ کیجیو کیا یہاں
ہم کو سمجھنا چاہئے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل
کو حکم کیا کہ جب تم کنعان کے ملک میں جاؤ تو
بنی اسرائیل کے درمیان سے کسی کو بادشاہ
نہ کیجیو بلکہ بنی اسمعیل سے چن کر اپنے لئے بادشاہ
بنائیو اور سوا اِس کے اور کچھ معنے اِس حکم کے
نہیں ہو سکتے اڈیٹر صاحب کی تفسیر دانی کے مطابق
پھر خیال کرو کہ خدا نے کل بنی اسرائیل کو حکم کیا تو
اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ مت کر تو اپنے پڑوسی
پر جھوٹھی گواہی مت دے کیا یہاں پڑوسی سے
بنی اسرائیل مراد نہیں ہے بلکہ صرف اُنہیں اقوام پر
دلالت ہے جو بنی اسرائیل کے گرد و پیش میں بستی
میں بستے تھے پھر دیکھو کتاب استثنا کا ۱۵ باب
۷ اگر تمھارے بیچ تمہارے بھائیوں میں سے
تیری سرحد میں تیری اُس سرزمین پر جسے خداوند
تیرا خدا تجھے دیتا ہے کوئی مفلس ہووے تو اُس سے
سخت دلی مت کیجیو اس مقام پر صفائی سے
ثابت ہے کہ تیرا بھائی سے یہودی یا بنی اسرائیل
مراد ہیں نظایر اس کی توریت میں بے شمار موجود ہیں
جن کا ذکر طوالت بے ضرورت ہے واسطے شہادت
اِس امر کے کہ تفسیر اڈیٹر صاحب کی ایجادی اور
اختراعی ہے اسی قدر کافی سمجھا اب میں اُن آیتوں
کا ملاحظہ کرتا ہوں جن کو اڈیٹر صاحب نے بطور
شواہد نقل فرمایا اور کہا کہ الفاظ تیرا بھائی بنی
اسرائیل کے سوا اوروں پر بھی بولا گیا چنانچہ
استثنا کے ۲۳ باب کے ۷ و ۸ - ۴ باب
کے ۴ دوسرا باب - ۸ اشعیاہ نبی کا
۲۰ باب - ۱۲ عبدیاہ کا - ۱۰ پیدائش کا ۱۶
باب - ۱۲ ۲۵ باب - ۱۸ اِن آیتوں میں
سے دو آیت یعنے استثنا کا ۴ باب ۴ اور
یسعیاہ کا ۲۰ باب - ۱۲ کلام مناظرہ سے کچھ
تعلق نہیں رکھتے کیونکہ اُن میں یہہ الفاظ نہیں
پائے معلوم نہیں اِن کی نظیر بلاتحقیق کیوں مرقوم
ہوئی اِسی طرح عبدیاہ نبی کا قول بے محل لائے

کیونکہ توراۃ کی کتاب میں داخل نہیں اُس کو محاورہ توراۃ کے ثبوت میں لانا کمال بیخردی اور بعینہٖ ایسی بات ہر جیسے گلستان کے بول چال سے دیوان حافظ یا ابوالفضل کا محاورہ ثابت کرنا باقی رہی چار آیت اِن میں ضرور لفظ تیرا بھائی اور لوگوں پر سوائے بنی اسرائیل کے مستعمل ہوا ہی مثلاً دو آیت میں بنی عیشاؤ پر اور دو آیت میں بنی اسمعیل پر مگر اِن میں اور آیت مباحثہ میں فرق میں یہہ ہر کہ اِن مقامات میں تیرے بھائی کے ساتھہ اُن کا نام بھی مذکور ہوا یا اُس کے آگے پیچھے کسی آیت میں صاف مرقوم ہوا کہ اس بھائی سے کیا مراد ہر اور آیت مناظرہ میں ایسا کچھہ مرقوم نہیں اس میں عام طور پر مطلق رہا اور اُن میں خاص اور مقید میرا دعویٰ یہہ ہر کہ عام طور پر تیرا بھائی کہیں کسی کے حق میں وارد نہیں ہوا سواء بنی اسرائیل کے اور جب تک کوئی شخص ایسا عام طور کا استعمال اور کسی پر نہ دکھلاوے تب تک قول اڈیٹر صاحب کا پایہ صدق کو نہیں پہنچتا لیکن فرض کرو کہ قول اڈیٹر صاحب کا سچا اور راستی پر ہر تو بھی اس سے کیا ثابت ہوا انہوں دکھلایا اور دعویٰ کیا کہ کلام تیرا بھائی تین طور پر استعمال ہوا اول بنی اسرائیل پر دوسرے بنی عیشاؤ پر تیسرا بنی اسمعیل پر اب ہم کس طرح معلوم کریں کہ اس نبوت میں خداوند تیرا خدا تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی قایم کریگا کس پر اشارہ ہوا یہہ تینوں پر ہوسکتا ہر وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل پر نہیں ہوسکتا کیونکہ عزرا نبی نے کہا ہر کہ موسیٰ کی مانند کوئی نبی بنی اسرائیل میں قایم نہیں ہوا میں اوپر دکھلا چکا ہوں کہ یہہ استدلال اُن کا کافی نہیں ہوسکتا کیونکہ اِس سے صرف اسی قدر ثابت ہوسکے گا کہ قایل مذکور کے وقت تک کوئی نبی قایم نہیں ہوا اور ہم دعوے کرتے ہیں کہ اُن کے بعد ہوا اور یہہ نبوت خاص عیسیٰ مسیح کی طرف اشارت کرتی ہر پس بنی اسرائیل کو اِس آیت کو مستفید بنا کر اِس الفاظ سے مستثنیٰ نہیں کرسکتی اور فرض کرو کہ بنی اسرائیل اِس سے مستثنیٰ ہیں تو بھی بنی عیشاؤ کو اِس میں سے کسی طرح خارج نہیں کرسکتی بہر صورت وہ داخل رہے اب خود اڈیٹر صاحب کے قول سے ثابت ہوا کہ یہہ کلام تیرے بھائیوں میں سے مجمل اور غیر مصرح ہر تین قوم پر ہمکو لگا سکتے ہیں تب کیونکر وہ دعویٰ کرسکتے ہیں کہ اِن آیتوں میں محمد صاحب کے مبعوث ہونے کی ایسی صاف اور مستحکم بشارت ہر جس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا یہہ کلام محض تحکم اور سینہ زوری سے صادر ہوئی اور اِس کی بنیاد مضبوط نہیں بنائی اتنا کہہ سکتے تھے کہ یہہ آیت مجملات سی مثل زمین شاملات کی ہر جس پر یہودی بنی اسماعیل اور بنی عیشاؤ دعویٰ مداخلت کرسکتے ہیں کیونکہ صرف اسی قدر اُن کی تقریر سے ثابت ہوا اور زیادہ نہیں اگر زندگی اور فرصت رہی تو اِس بشارت کی حقیقت اور مسیحی تفسیر میں اگلے نمبر میں بیان کروں گا تاکہ منصف مزاج پڑھنیوالوں کو بخوبی معلوم ہوجاوے بطلان دعویٰ اڈیٹر صاحب کا

اخبارات ملکی و ولایتی

شفاخانہ مردانہ و زنانہ - لارنس گزٹ میرٹھ کے کارسپانڈنٹ صاحب مراداباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں پادری صاحبوں نے دو شفاخانہ رفاہ عام کیواسطے جاری کئے ہیں جن میں سے ایک مردوں کیواسطے دوسرا معالجہ ہندوستانی عورتوں و بچوں کے لئے ہر - زنانہ شفاخانہ میں ہندوستانی دائیاں اور ایک لیڈی صاحبہ انگریزی جنہوں نے ۷ برس تک علم ڈاکٹری سیکھہ کر سند لیاقت حاصل کی ہر متعین ہوئیں ہیں - اکثر مریضہ شفا پاتی ہیں -

اِس پر صاحب لارنس گزٹ تحریر فرماتے ہیں کہ آفرین ہر پادری صاحبوں کی ہمت اور نیت پر کہ انہوں نے ہندوستانیوں کے لئے ایسا کیا اگر ہمارے ہندوستانی بھائی ملکر زنانہ شفاخانہ جاری کریں تو کیا اُن پر ہندوستانیوں کا حق نہیں ہر یا وہ ضرورت ایسی شفاخانوں اور دائیوں کی نہیں دیکھتے - ناچ رنگ وغیرہ ناپایدار خوشی کے جلسوں میں مجرے چندہ اوگانا خوب یاد ہر - خدا توفیق نیک رفیق کرے کہ اِس امر میں پادری صاحبوں کے مقلد ہوں - ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ خدا صاحب لارنس گزٹ کی دعا کو قبول فرماوے

وظیفہ - محکمہ میونسپلٹی بنارس سے دس لڑکیوں کا وظیفہ فن دایہ گری سیکھنے کے لئے دس دس روپیہ ماہوار مقرر ہوا - تعلیم اُن کو اسسٹنٹ سرجن صدر ڈسپنسری دیا کرے گا

یہہ طریقہ اور شہروں میں بھی جاری کیا جاوے تو بہت فایدہ پہنچے گا - خصوصاً ہمارے شہر لودیانہ میں تو جس قدر فرضی دائیاں اب ہیں جاہل مطلق ہیں

مگر مچھہ ملک انگلستان و امریکہ کے درمیان ایک مگر مچھہ نے ایک کشتی کو ٹکر لگائی پر عکس



اُسکی منت کے اوسکا سر توتا اور کشتی کو
کچھ بھی ہرج مرج نہ ہوا۔

ہر کہ با پولاد بازو پنجہ کرد + ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

شملہ ہم بڑی خوشی سے تحریر کرتے ہیں کہ اب شملہ پر زور شور ہیضہ کا بالکل نہیں رہا ہے جب کسیکو ہوتا ہے وہ صحت پا جاتا ہے۔

اور ہیضہ کی کمی کی شاید یہہ وجہ ہے کہ وہاں بارش ہو گئی ہے اس جہت سے جن غلیظ اشیا کے باعث سے وہاں ہیضہ تھا وہ جاتی رہیں۔ قدرتی بارش نے افسران مینوسپل کمیٹی کو بہت سی مشقتوں اور محنتوں سے بچالیا ورنہ صفائی کے باب میں ہمیشہ کوشش کیا کرتے اور کچھ بھی نہ ہوتا۔

الور کی نحوست جیپور کی شامت

شعلہ طور میں لکھا ہے کہ جو آتش زدگی جیپور میں ہوئی تھی اُسکا ایک عجیب حال سنا گیا ہے۔ مشہور ہے کہ جیپور میں آگ لگانیکے واسطے الور سے لوگ آئے تھے۔ بدیں غرض کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک ستارہ آسمان سے ٹوٹا اور مہاراجہ کی طرف گرا مہاراجہ صاحب نے نجومیوں کو بولا کر دریافت کیا کہ دیکھو پترہ کیا بولتا ہے نجومیوں نے کہا کہ مہاراج اس ستارے کا ٹوٹنا اور آپکی طرف گرنا آپکے حق میں برا ہے اور منحوس ہے۔ برہمنوں نے کہا مہاراجہ چار سو گائیں ماریں یا سو برہمنوں کو قتل کریں یا پانچ سو گھر جلائیں اُسوقت یہہ نحوست رفع ہوگی پس اس کہنے سے مہاراجہ صاحب کو پانچ سو گھر جلانا منظور ہوا اور انہوں نے پانچ سو گھر جیپور میں جلوا دیا۔ ہمکو یقین نہیں ہے اگر یہہ سچ ہے تو آفرین ہے نحوست تجکو کہ مہاراجہ صاحب الور کی عقل پر تونے اچھا پردہ ڈالا اور ریاست جیپور کے پانچ سو گھر جلوائے۔ شاباش ہے برہمنوں کو کہ اُنہوں نے یہہ کفارہ بتلایا کہ چار سو گائیں ماریں یا سو برہمن قتل کریں۔ ہمارے نزدیک وہی برہمن لایق قتل کے تھے جنہوں نے یہہ فتوا دیا کہ پانچ سو گھر جلائے جائیں یا چار سو گائیں ماری جاویں اور اُنکا خود اقرار بھی تھا کہ برہمنوں کا قتل کرنا نحوست کو رفع کرتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو یقین ہے کہ وہانکے پنڈتوں کی پوتھیوں میں سے لفظ نحوست نکل جاتا۔ امید ہے کہ سرکار بھی مہاراجہ صاحب سے پانچ سو گھر جلوانے کی بابت جواب طلب کریگی +

الہ آباد ہفتہ گذشتہ کو بمقام الہ آباد ۶۴-انچہ پانی برسا

ڈاکٹر فالن صاحب کی ڈکشنری کا جو کہ اُنہوں نے ہندوستانی زبان میں بنائی ہے پہلا حصہ ماہ حال میں چھاپا جاویگا۔

بنارس میں طغیانی دریا کی وجہ سے بعض گلی کوچوں میں بہت نقصان ہوا

عدالت خفیفہ بمبئی میں ماہ گذشتہ میں ۳۰۳۰ نئے مقدمہ دایر ہوئے تھے ہمارے یہاں سال بھر میں بھی اتنے مقدمہ دایر نہیں ہوتے ہونگے پھر لوگ نظر ثانی کو دوڑا کرتے ہیں۔

صحت جو خبریں تار برقی کی ممالک مغربی و شمالی و پنجاب سے آئیں اُنسے معلوم ہوا کہ اب ان مقامات ذیل میں بیماری بہت کم ہے +

انبالہ کے قلعہ میں سپاہیوں میں ہیضہ پھیلا ہوا ہے خاصکر توپ خانہ میں جسکی تین کمپیاں کمپ میں بھیجدی گئی ہیں۔ کل ۱۰ یورپین ہیضہ میں مبتلا ہوئے منجملہ انکے ۵ مرے ۴ ہندستانیوں نے ہیضہ کیا وہ وہ انمیں سے فوت ہوئے۔ لکھنؤ کے قلعہ کی فوج میں بھی دو یورپین اور دو ہندستانی اس مرض میں مبتلا ہوئے وہ تو مر گئے۔ متھرا میں ایک یورپین اور ایک ہندوستانی مبتلا ہیضہ ہوئے وہ تو فوت ہوئے مگر اب فوجیں تندرست ہیں۔ کسولی اور دھرم سالہ میں ہیضہ چند روز سے نہیں ہے۔ آگرہ سیول لاین میں دو وارداتیں ہیضہ کی ہوئیں۔ امرتسر میں ۶۰ وارداتیں ۲۷ جولائی سے ۱۱ جولائی تک وقوع میں آئیں۔

نقصان ضلع الہ آباد میں مکانات و غلہ و مویشی وغیرہ کا بکثرت نقصان ہوا مسٹر میولاک صاحب اور بارنس صاحب عام تکلیفوں کی تحقیقات کے واسطے مقرر ہوئے ہیں۔

نیویارک ۱۷ اگست کو ارکنس میں دریائے مس سیپی کناروں سے باہر بہہ نکلا۔

سوات کے ملا صاحب نے پشاور اور گرد نواح کے شہروں میں منادی کرادی ہے کہ جو شخص خانقاہ کاکا صاحب کی زیارت کو جاویگا وہ کافر ہوگا۔ سال گذشتہ میں علاغور نے کاکا خیل کی مسجد توڑوائی تھی انکی یہہ فتوا سال آیندہ دیکھا چاہیے کیا نتیجہ لاتا ہے

سندھ اخبار سندہ این نیوز میں لکھا ہے کہ یہاں کچھ لڑائی کا سامان ہو رہا ہے تمام مالکان اونٹ اور گاڑی وغیرہ کو اطلاع دی گئی کہ وہ حکم کے منتظر ہو رہ چلنے کو مستعد رہیں۔ شاید خان قلات کی ریاست پر چڑہائی ہوگی تاکہ اُسکی سرکش رعایا کو برسر راہ کیا جاوے۔

کابل امیر صاحب والی کابل آجکل فوج کی آراستگی میں بڑی سرگرمی سے مشغول ہیں بعض آدمی

افواہ یہہ کہتے ہیں کہ امیر صاحب جو اس قدر طیاری میں مصروف ہیں اسکا سبب یہہ ہے کہ روسی افغانستان کے نزدیک آپہونچے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ امیر صاحب باجوڑ اور کاشغر پر موسم سرما میں حملہ کرینگے۔

حفظان صحت پنجاب

کل اموات ہفتہ حال میں (۶۱۱۳) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۶۲۴۴) واقع ہوئی تھیں ضلع گورگانوہ میں ہی صرف اوسط اموات بڑا ہے یعنے ہر فی میل ۲ ہے (۱۹۵) اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں انمیں سے (۵۱) ضلع دہلی (۴۰) روہتک (۳۲) ضلع انبالہ (۲۹) ضلع گورگانوہ (۱۷) ضلع شملہ (۳) ضلع لودیانہ (۹) ضلع کانگڑہ (۲) ضلع امرتسر (۱) ضلع گورداسپور اور (۱) ضلع پشاور میں درج رجسٹر ہوئی ضلع دہلی میں (۹) مواضعات میں اموات ہیضہ کی درج رجسٹر ہوئیں لیکن وبائی طور پر یہہ مرض صرف (۴) مواضعات میں واقع ہوا یعنے موضع گڑولہ میں جسکی آبادی ۷۴۴ ہے (۴۲) اموات ہیضہ کی واقع ہوئیں موضع چراغ دہلی میں (۹) شیار میں (۲) گھوگہ میں (۴) ضلع روہتک میں یہہ مرض (۱۱) مواضعات میں برپا ہوا یعنے قصبہ باجرہ میں (۲۳) اموات واقع ہوئیں اور قصبہ بہلادپور میں (۵) دیگر مواضعات میں سے کسی موضع میں (۲) اموات مرض ہیضہ سے زیادہ نہیں ہوئیں ضلع گورگانوہ میں (۱۴) مواضعات میں اموات ہیضہ واقع ہوئیں یعنے موضع ہتین میں (۲) موضع راتھوی واس میں (۴) موضع سانگڑی میں (۳) موضع جنت میں (۲) فیروزپور میں (۲) اور دیگر مواضعات میں صرف ایک ایک موت واقع ہوئی ضلع انبالہ میں یہہ مرض (۱۰) مواضعات میں برپا ہوا یعنے چھوٹے موضع سنتوکی میں جسکی آبادی (۲۴۳) ہے (۲) اموات درج رجسٹر ہوئیں (۳) اموات موضع چھپرہ (۲) موضع بگوال میں دیگر مواضعات صرف ایک ایک موت واقع ہوئی شملہ پہاڑ میں (۱۹) اموات اس مرض سے درج رجسٹر ہوئیں اور موضع چھوتش بھوجا گمرہ ضلع شملہ میں (۱) موت واقع ہوئی ضلع لودیانہ میں (۴) مواضعات میں اموات ہیضہ کی درج رجسٹر ہوئیں (۹) اموات موضع بھیروال کلاں میں (۲) نورپور میں دیگر مواضعات میں ایک ایک موت واقع ہوئی ضلع کانگڑہ میں (۶) مواضعات میں اموات ہیضہ درج رجسٹر ہوئیں (۲) موضع کوتھہ ٹیہ کلاں میں اور دیگر مواضعات میں صرف ایک ایک موت درج رجسٹر ہوئی ضلع امرتسر میں مرض ہیضہ سے ایک موت موضع سرائی اور (۱) موت موضع موگم تھانہ اجنالہ میں واقع ہوئی (۱) موت موضع تھولہ ضلع گورداسپورہ میں اور (۱) موت موضع دیری باغبانان ضلع پشاور میں واقع ہوئی کل اموات مرض چیچک کی (۴۵۹) سے (۲۰۳) تک کم ہوگئی ہیں انبالہ گورگانوہ کرنال لودیانہ پشاور اضلاع میں جو اس مرض سے نہایت برداشت کرتے ہیں ضلع جھنگ میں (۲۹) اموات اس مرض سے درج رجسٹر ہوئیں شہر پشاور میں یہہ مرض نہایت مہلک طور پر جاری ہے جہانکہ (۴۲) اموات ہفتہ حال میں درج رجسٹر ہوئیں قصبہ لودیانہ میں چیچک سے (۹) اموات اور انبالہ میں (۵) مرض چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں

پارسیونکی کمیٹی

انڈین مرر ناقل ہے کہ ناگپور میں پارسیونکی ایک کمیٹی قایم ہوئی ہے جسنے سوت کا کاتنا اور کپڑے کا بننا اور اسی قسم کے کام اپنے ذمے لئے ہیں پارسی لوگ دولت اور ہمت والے ہیں اب انہیں اپنی دولت اور ہمت کو کام میں لانا گیا ہے مگر باشندگان ہند ہمت نہیں کرتے ہیں۔ اسکا یہہ سبب ملک کی آب و ہوا ہے۔ ہندوستان کے باشندوں میں ایک خصوصیت بھی ہے وہ یہ کہ گرمی اور جاڑے دونوں سے تنگ آجاتے ہیں جاڑوں میں ہاتھ پاؤں تک نہیں ہلا سکتے گرمی میں سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔

لودیانہ ہفتہ حال میں کوئی بارش نہیں ہوئی بخار کا چرچا ہے مگر آٹھہ پہر حد دس پہر سے زیادہ کسیکو نہیں ستاتا ہے۔ غلہ ہر قسم کا روبارزانی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ شہر میں روغن زرد خراب و مستعمل فروخت ہوتا ہے جسکی پاداش میں ایک دوکاندار سزا بھی پاچکا ہے۔

ہمنے اسی پرچہ میں وجہ ریں زنانہ شفاخانہ کی اجراکی جو کہ مرادآباد و بنارس میں قایم ہوئے ہیں لکھی ہیں۔ یہاں بھی اگر شہر کے رئیس کچھ کوشش کریں تو زنانہ شفاخانہ جاری ہوسکتا ہے۔ افسوس کہ مردوں کیواسطے تو شفاخانہ یہاں موجود ہیں اور عورتوں کیواسطے ایک تجربہ کار وقی علم دائی بھی نہیں ہے۔

جو کہ امتحان طلبہ کا برائے ( ) خیال طلبا مشن کالج رڑکی کا ماہ حال میں ہوا تھا اسکا نتیجہ سنا جاتا ہے کہ بہت جلد آویگا۔

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا